بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۷ محرم ۱۳۹۰ھ، ۴ امان ۱۳۵۰ ہش، ۴ مارچ ۱۹۷۱ء	نمبر ۵۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"کل طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲ امان۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج حضور ایدہ اللہ کی طبیعت بہتر رہی۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ دراز سے دراز تر عمر عطا کرے۔ آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بالعموم سر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

خاکسار آجکل بواسیر اور ہرنیا کی تکلیف سے پریشان ہے پھر کاربنکل کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرما کر یہاں پر کامیابی سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(محمد صدیق امرتسری از فجی)

مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب بخیر و عافیت کینیا پہنچ گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور خدمتِ دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکالت تبشیر)

تقرر ناظم اعلیٰ انصار اللہ مشرقی پاکستان

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مکرم مقبول احمد خان صاحب ۶/۱ اسبحان باغ گورنمنٹ کوارٹرز ڈھاکہ کو ۳۱ فتح ۱۳۵۲ ہش مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء تک کے لئے ناظم اعلیٰ انصار اللہ مشرقی پاکستان مقرر فرمایا ہے۔ مشرقی پاکستان کی مجالس سے درخواست ہے کہ وہ مکرم خان صاحب موصوف سے پورا تعاون فرمادیں۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ
مرکزیہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو خدا سے تعلق رکھتا ہے وہی ہر پہلو سے بہشتی زندگی رکھتا ہے

انسان کی عافیت کے تمام پہلو ایک ہی کے ہاتھ میں ہیں جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے

"یہ بات بھی غلط ہے کہ مال سے راحت ہو۔ نرے مال سے راحت نہیں ہے۔ اگر مال ہے صحت اچھی نہیں مثلاً معدہ خراب ہے تو وہ کیا بہشتی زندگی ہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مال بھی راحت کا باعث نہیں۔ سچی بات یہی ہے کہ جو خدا سے تعلق رکھتا ہے وہی ہر پہلو سے بہشتی زندگی رکھتا ہے۔ کیونکہ اللہ قادر ہے کہ وہ بلائیں اور آفتیں نہ آئیں اور مالی اضطرار بھی نہ ہو۔ یا آئیں تو دل میں ایسی قوت اور ہمت بخش دے کہ وہ ان کا پورا مقابلہ کر سکے۔

جس قدر پہلو انسان کی عافیت کیلئے ضروری ہیں وہ کسی بادشاہ کے بھی ہاتھ میں نہیں ہیں بلکہ وہ سب ایک ہی کے ہاتھ میں ہیں جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے جسے چاہے دیدے۔ بعض لوگ اس قسم کے دیکھے گئے ہیں کہ روپیہ پیسہ سب کچھ موجود ہیں مگر مسلول مدقوق ہو جاتے ہیں اور زندگی انہیں تلخ محسوس ہوتی ہے۔ پس ان کروڑوں آفات کا جو انسان کو لگی ہوئی ہیں کون بندوبست کر سکتا ہے! اور اگر رنج بھی ہو تو صبرِ جمیل کون دے سکتا ہے؟ اللہ ہی ہے جو عطا کرے۔

صبر بھی بڑی چیز ہے جو بڑی بڑی آفتوں اور مصیبتوں کے وقت بھی غم کو پاس نہیں آنے دیتا۔ بعض امیر ایسے ہوتے ہیں کہ عافیت اور راحت کے زمانہ میں بڑے مغرور اور متکبّر ہوتے ہیں اور ذرا رنج آ گیا تو بچّوں کی طرح چلّا اٹھے۔ اب ہم کس کا نام لے سکتے ہیں کہ اس پر حوادث نہ آئیں اور متعلقین کو رنج نہ پہنچے؛ کسی کا نام نہیں لے سکتے۔ یہ بہشتی زندگی کس کی ہو سکتی ہے صرف اُس شخص کی، جس پر خدا کا فضل ہو۔

اس لئے یہ بڑی غلطی ہے جو یونہی کسی کے سفید کپڑے دیکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ وہ بہشتی زندگی رکھتے ہیں۔ اُن سے جا کر پوچھو تو معلوم ہو کہ کتنی بلائیں سُناتے ہیں۔ صرف کپڑے دیکھ کر یا بگھیوں پر سوار ہوتے دیکھ کر شراب پیتے دیکھ کر ایسا خیال کر لینا غلط ہے ماسوا اس کے اباحتی زندگی بجائے خود جہنّم ہے۔ کوئی ادب اور تعلق خدا سے نہیں اس سے بڑھ کر جہنمی زندگی کیا ہوگی۔ کُتّا خواہ مردار کھائے خواہ بدکاری کرے، کیا وہ بہشتی زندگی ہوگی؟ اسی طرح پر جو شخص مردار کھاتا ہے اور بدکاریوں میں مبتلا ہے، حرام و حلال کے مال کو نہیں سمجھتا، یہ لعنتی زندگی ہے، اس کو بہشتی زندگی سے کیا تعلق۔"

ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۳۵-۳۳۶

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ر امان ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علوم جدیدہ اور اسلام

جب انگریزوں کے قدم برصغیر ہندوستان میں جم گئے اور انہوں نے مغربی تہذیب اور علوم و فنون کو یہاں رائج کرنے کے لئے مشنری سکول اور کالج کھولے اور علوم طبعی کی تعلیم ان مدارس میں دی جانے لگی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نئے تعلیم یافتہ لوگ ان علوم فلسفہ و سائنس سے متاثر ہو کر مذہب کی طرف سے بدظن ہونے لگے

اس پر مستزاد یہ امر ہوا کہ اکثر مسلمان علماء نے انگریزی سکولوں میں مسلمانوں کی تعلیم وغیرہ کو کفر قرار دیا مگر ہندوؤں نے شروع ہی سے انگریزی مدرسوں میں تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرکاری دفتروں میں ہندو قوم چھا گئی اور اگر کوئی اکا دکا مسلمان دفتروں میں گھسنا چاہتا تو اس کے راستے میں ہندو اہلکار روک بن جاتے چونکہ اس ملک میں مسلمانوں کی حکومت کئی صدیوں سے قائم تھی اور انگریز نے مسلمانوں میں سے یہاں کا اقتدار چھینا تھا۔ اس لئے انگریز بھی ہندوؤں کی طرفداری کرتا تھا اور مسلمانوں کو مٹا دینا چاہتا تھا اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مسلمانوں میں مسئلہ جہاد ایک ایسا مسئلہ تھا جو انگریزوں کے مسلمانوں کے خلاف ہونے کے لئے ایک خاص وجہ تھی۔

اس زمانہ میں پادریوں اور دوسرے انگریز حکام نے مسلمانوں کے استیصال کو اپنا ایک مقصد بنا لیا تھا اور بنگال بہار وغیرہ علاقوں سے مسلمانوں سے اراضیات چھین کر ہندوؤں کو عطا کر دیں تاکہ مسلمان اقتصادی لحاظ سے بھی کمزور ہو جائیں۔

ان ساری باتوں نے مل کر مسلمانوں کو سخت کس مپرسی کے عالم میں ڈال دیا تھا اور وہ ہر جگہ ذلیل و خوار بنا دیئے گئے تھے۔ اس زمانہ میں سر سید مرحوم نے مسلمانوں کو اٹھانے کی کوشش کی اور انگریزی تعلیم کی طرف رغبت دلانے کے لئے ایک تحریک چلائی جس کو علی گڑھ تحریک کہا جاتا ہے مسلمانوں کو انگریزی علوم و فنون کی تحصیل کی طرف متوجہ ہونے کے لئے سر سید مرحوم نے اسلامی موضوعات پر بھی مغربی رنگ چڑھانے کی کوشش کی اور مغربی طبعی تحریک سے متاثر ہو کر اسلام کے اصولوں کی ایسی تشریحات شروع کیں کہ جو اسلامی تعلیمات کے منافی تھیں اس تحریک کی وجہ سے مسلمانوں میں اسلام کے اصولوں کے متعلق غلط خیالات پھیلنے لگے جس سے اکثر مسلمان علماء سر سید مرحوم کے سخت مخالف ہو گئے اور ان پر کفر کے فتوے لگانے لگے۔ اس طرح مسلمانوں میں سخت انتشار عقائد اور خیالات کا طوفان برپا ہو گیا۔

ایسی حالت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک طرف تو مسلمان علماء کو سمجھایا کہ وہ جدید مغربی علوم کی تحصیل سے مسلمانوں کو نہ روکیں اور دوسری طرف آپ نے سر سید مرحوم کی تعلیمات کی غلطیاں درست کیں اور نہایت زوردار الفاظ میں اسلام کی حقانیت اور مغربی جدید فلسفہ پر اس کی فوقیت کو ثابت کیا۔

جہاں آپ نے جدید علوم کی تحصیل کو ضروری قرار دیا وہاں آپ نے دینی تعلیم کی ضرورت پر بھی خاص طور سے متوجہ کیا۔ چنانچہ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں:-

"میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے

مگر وہ سچا فلسفہ اُن کو نہیں ملا جو الہام الٰہی سے پیدا ہوتا ہے۔ جو قرآن کریم میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے وہ ان کو اور صرف انہیں کو دیا جاتا ہے جو نہایت تذلل اور نیستی سے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے دروازے پر پھینک دیتے ہیں جن کے دل اور دماغ سے متکبرانہ خیالات کا تعفن نکل جاتا ہے اور جو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے گڑگڑا کر سچی عبودیت کا اقرار کرتے ہیں۔

پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا۔ اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ اُن علوم کو اسلام کے تابع کرتے۔ الٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے۔ یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔

بات یہ ہے کہ ان علوم کی تعلیمیں پادریت اور فلسفیت کے رنگ میں دی جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تعلیمات کا دلدادہ چند روز تو حسن ظن کی وجہ سے جو اس کو فطرتاً حاصل ہوتا ہے رسوم اسلام کا پابند رہتا ہے۔ لیکن جوں جوں ادھر قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اسلام کو دور چھوڑتا جاتا ہے اور آخر ان رسوم کی پابندی سے بالکل ہی رہ جاتا ہے اور حقیقت سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور ہوا ہے یکطرفہ علوم کی تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا۔ بہت لوگ قومی لیڈر کہلا کر بھی اس رمز کو نہیں سمجھ سکے کہ علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو اور کسی اہل دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مرد خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۶۸، ۶۹)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار
الفضل
خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزرگانِ اُمّت میں وحی والہام کا سلسلہ

(از مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب مربّی سلسلہ کیمپ گلگت)

خُدا اور کائنات کا گہرا تعلق

اللہ تعالیٰ اور کائنات کا گہرا تعلق ہے۔ یہ ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے اب بھی موجود ہے۔ اور آئندہ بھی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت صفت خلق اور صفت قیومیت اور دیگر صفات کا تقاضا ہے کہ وہ کائنات سے دائمی تعلق رکھے۔ یہ تعلق غیر منفک، قائم و دائم اور لازم و ملزوم ہے۔ ایک لمحہ کے لئے منقطع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کائنات کی کوئی شے ایک لمحہ بھی اپنے خالق کی نگرانی اور تربیت سے بے نیاز نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا کائنات اور انسان سے تعلق وحی والہام کے ذریعے قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے اس کا حاکم اور متکلم ہونا بھی ہے۔ جس کا تقاضا ہے کہ وہ دائمی حکومت کرنے والا اور اپنے خاص بندوں سے کلام کرنے والا ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ صفت حاکمیت و صفت کلام سے معطل ہے۔ جسے کوئی مومن جائز نہیں رکھ سکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ کائنات کی ہر شے میں اپنے مبدأ اور اصل سے جبلّی محبّت اور میلان موجود و مرکوز ہے۔ جس طرح بچہ کے اندر اپنی ماں سے فطری محبّت و میلان موجود ہوتا ہے ماں کے ساتھ بچہ کی فطری محبت و میلان جس طرح دودھ کے جاذب ہوتے ہیں اسی طرح کائنات اور انسان کی اپنے خالق سے فطری و جبلی محبت وحی والہام کے جاذب ہوتے ہیں۔ اس لئے ازل سے ہی انسان فطرتاً الہام دوست واقع ہوا ہے۔ پس کیسے ہو سکتا ہے کہ وحی والہام کا سلسلہ جو خدا اور کائنات کے تعلق کا واحد ذریعہ ہے منقطع ہو۔ ایسا ہو تو کائنات اور انسان کی موت واقع ہو جائے۔ قرآن مجید بتاتا ہے کہ زمین و آسمان ہر آن خدا کی وحی والہام کے مورد ہیں۔ یہاں تک کہ شہد کی مکھی کو بھی وحی ہوتی ہے۔ (سورۃ نحل)

حضرت عیسیٰ و موسیٰ علیہم السلام کی ماؤں پر بھی وحی ہوتی تھی حالانکہ وہ پیغمبر نہیں تھیں۔ جو فرشتے کائنات میں مامور ہیں ان پر ہر آن خدا کی طرف سے وحی والہام کا نزول جاری ہے۔ دنیا کا عروج و زوال زندگی و موت اور ہر آن کے تغیرات و انقلابات خدا کی باطنی حکومت کے تحت ہوتے ہیں۔ جو وحی والہام کے ذریعہ قائم و دائم ہے۔

"تیرہ سو سال کے عرصہ میں امت محمدیہ میں بے شمار اولیا گذرے ہیں جنہوں نے اپنے وجدانِ کشوف و تجربات سے اس کی شہادتیں دیں۔ انہیں .... میں سے حضرت شیخ عبدالقادر صاحب جیلانیؒ بایزید بسطامیؒ حضرت محی الدین ابن عربیؒ عبدالوہابؒ شعرانی، حضرت مجدد الف ثانیؒ وغیرہ سینکڑوں اولیاء ہیں۔ حضرت عبدالوہابؒ شعرانی کو عالم کشف میں عجیب و غریب تجربات حاصل ہوئے جن کا ذکر انہوں نے اپنی تصانیف میں کیا ہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے اپنی معراج کا بھی ذکر کیا ہے جس میں فرشتوں اور پیغمبروں کی ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا۔ انہوں نے اپنی روحانی واردات اور مکاشفات کا تذکرہ اپنی خود نوشت سوانح "لطائف المنن" میں کیا ہے جو عجیب و غریب واقعات پر مشتمل ہے [1]

علم وہی ہے جو کشف و الہام سے حاصل ہو

حضرت محی الدین ابن عربیؓ فرماتے ہیں کہ علم وہی ہے جو کشف و شہود سے حاصل ہو نہ کہ وہ جو فکر و نظر اور گمان و قیاس سے حاصل ہو۔ شیخ کامل حضرت ابو یزید بسطامیؒ اپنے زمانہ کے علماء کو کہا کرتے تھے کہ تم نے اپنے علوم رسمی عالموں سے یعنی مُردوں نے مُردوں سے حاصل کئے ہیں اور ہم نے اپنے علوم اُس زندہ جاوید ہستی سے اخذ کئے ہیں جو مرنے والا نہیں ہے۔ کوئی شخص علم میں ہمارے نزدیک کامل نہیں کہلاتا جب تک اس کا علم بغیر واسطۂ نقل یا استاد کے خدائے عزوجل کی طرف سے نہ ہو"[2]

حضرت ابوالحسن شاذلیؒ سے لوگوں نے کہا کہ آپ کچھ بیان فرمائیں۔ علماء کی مجلس بیٹھی ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ تقریریں ہو چکیں اب مجھ سے کیا سننا چاہتے ہو۔ لوگوں نے کہا کہ ضرور کچھ بیان فرمائیں۔ اس پر انہوں نے خدا کی حمد و ثنا کی اور گفتگو شروع ہی کی تھی کہ شیخ عزیز الدین خیمہ کے اندر سے چیخ اٹھے اور بلند آواز سے کہتے ہوئے خیمہ سے نکلے کہ اس کلام کی طرف آؤ جو اللہ تعالیٰ سے قریب العہد ہے۔ اور اس کو سنو۔[1]

شیخ محی الدین ابن عربیؒ فرمایا کرتے تھے کہ عارفوں کے دلوں پر اکثر نفحات الٰہیہ کی نسیم چلا کرتی ہے اگر ان کو وہ زبان پر لائیں تو عارفان کامل ان کو جہل کی طرف منسوب کریں اور اہل دلیل اور اہل ظاہر ان کی تردید کرنے لگیں۔ حالانکہ وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے اولیاءؒ کو کرامت عطا فرمائی ہے جو معجزات کی طرح ہے اسی طرح کیا ان کی زبان میں ایسے کلام نہیں نکال سکتیں جن کے سمجھنے سے دیگر لوگ عاجز ہوں[2]۔

امام شافعی نے اپنی کتاب روض الریاحین میں منکرین ولایتِ اولیاء پر تعجب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ افسوس ہے کہ لوگ اگلے لوگوں کی کرامات کے قائل ہیں، مگر اپنے زمانہ کی کرامات سے غافل اور منکر ہیں۔ ایسے لوگ بقول ابوالحسن شاذلیؒ بنی اسرائیل سے مشابہ ہیں کہ اپنے زمانہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر شناخت نہ کر سکے اور موسیٰ علیہ السلام کو مان لیا حالانکہ ان کو دیکھا تک نہیں تھا۔[3]

ابو العباس احمد بن محمد بن سہیل بن عطاء آدمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے۔ کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسیم رسالت سونگھتے تھے۔ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسیم نبوت[4]

ابو یزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس شہر کے علماء و فقہا کی ایک جماعت آئی اور پوچھا۔ کہ اے ابو یزید آپ کے اس علم کا ماخذ کیا ہے۔ جو آپ بیان کرتے ہیں اور سکھانے والا کون ہے۔ اور کہاں سے آیا ہے۔ تو آپ نے جواب دیا خدا کی بخشش اس کا ماخذ ہے۔ اور خدا خود سکھانے والا ہے۔ اور وہاں سے آیا ہے جہاں کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ وَرَّثَهُ اللّٰهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ یعنی جس شخص نے اس علم پر عمل کیا جسے وہ جانتا ہے۔ اُسے اللہ تعالیٰ اس علم کا وارث بنا دیتا ہے۔ جسے وہ نہیں جانتا۔" یہ سنکر فقہاء نے خوب داد دی[1]

ممشاد دینوری رضی اللہ عنہ (وفات ۲۹۹ھ) فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر اگلوں اور پچھلوں سب کی حکمتیں تم میں جمع ہوں اور تم ولیوں اور مقربوں کے احوال کا دعویٰ کرو۔ تو جب تک تمہارا باطن اللہ تعالیٰ سے تسکین نہ پائے۔ اور جو کچھ اُس نے تم سے وعدہ کیا۔ اور تمہاری قسمت میں لکھ دیا ہے۔ اس کی نسبت اس کی ضمانت پر اعتبار نہ کر لو اس وقت تک ہرگز عارفوں کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتے"۔[2]

منصور حلّاج کا قول ہے۔ کہ جب بندہ مقامِ معرفت تک پہنچتا ہے۔ تو اس کے خواطر کے ذریعہ سے اسے وحی ہوتی ہے۔[3]

انسانی فطرت کو کلامِ الٰہی سے گہرا تعلق ہے

ابوالقاسم جنید بن زجاج رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ سے سُننے کی رغبت کیوں رکھتا ہے اور جب کچھ سُن لیتا ہے۔ تو چین و راحت کیوں محسوس کرتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی ذُرّیت کو میثاق اول میں عالم روحانی میں اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کہا۔ یعنی کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ تو انہوں نے جواب دیا تھا۔ بلیٰ کیوں نہیں روحوں پر اس کلام کے سماع کی روشنی نے اثر کیا اور ارواح نے چین و راحت محسوس کیا۔ اس لئے پھر انسانی ارواح میں اس چین و لذت کو حاصل کرنے کی تڑپ پائی جاتی ہے اور اس کی یاد ان کو حرکت میں لاتی ہے۔ اور جب عبادت الٰہی اور تخلیہ سے انہیں خدا تعالیٰ سے کوئی آواز آتی ہے یعنی وحی والہام ہوتا ہے تو اس سے وہ روحانی سرور و لذّت حاصل کرتے ہیں اور ان کی ارواح امن و سکون محسوس کرتے ہیں[4]

ذُوالنّون مصری کا قول ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت کا اتنا زیادہ تعلق تعلم و استدلال سے نہیں ہوتا جتنا زیادہ الہام و وجدان سے ہے۔ اور جو معرفت الہام اور وجدان سے حاصل ہوتی ہے وہی لذاتِ معرفت اللٰہیہ کو صحیح طور پر بے حجاب کرتی ہیں[5]

ابو سعید احمد بن عیسیٰ خرازؒ کا قول ہے کہ عارفین اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے علوم غریبہ و اخبار عجیبہ امانت رکھے ہیں۔ ان کے بارے میں وہ ابدی زبان میں گفتگو کرتے ہیں اور ازلی عبارتوں میں ان کی خبریں بیان کرتے ہیں"[6]

---

۱ تاریخ ادبیاتِ عرب از پروفیسر نکلسن (مستشرق)۔ ۲ طبقات کبریٰ شعرانی (ترجمہ اردو) صفحہ ۲۳-۲۴

۱ ایضاً صفحہ ۳۹ ۲ ایضاً صفحہ ۳۸ ۳ ایضاً صفحہ ۳۹ ۵ ایضاً صفحہ ۱۹۴

۱ ایضاً صفحہ ۱۰۹ ۲ طبقات کبریٰ شعرانی معہ ترجمہ اردو صفحہ ۲۰۶ ۳ ایضاً صفحہ ۲۱۷ ۴ طبقات الکبریٰ ۵ تصوف اسلام (ترجمہ اردو) فلسفہ اسلام صفحہ ۲۱۲ ۶ طبقات الکبریٰ شعرانی (ترجمہ اردو) صفحہ ۱۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ موسیٰ بن ماہین ذرلیؓ کا قول ہے کہ جس نے حقائق علمٰی کے بساط پر قدم رکھا وہ سیدھا ہوگیا۔ یعنی نفس اس سے سیدھا ہوگیا۔ ونفس وما سواھا (تسویہ نفس) من ذکّٰھا (تزکیہ نفس ہوا) اور جو اس کے براق پر سوار ہوا وہ سدرۃ المنتہیٰ پہنچا۔ [1]

شیخ احمد بن ابوالحسین رفاعیؓ (وفات ۵۷۸ھ) کے اقوال میں سے یہ ہے کہ کشف ایک قوت ہے جو اپنی خاصیت سے چشم بصیرت کے نور کو غیب کے فیض کی طرف کھینچتی ہے۔ پس اس کا نور اس فیض سے اس پر متصل ہوتا ہے۔ جس طرح کہ صاف شیشہ سے روشنی کے منبع سے مقابلہ کے وقت شعاعیں متصل ہوتی ہیں پھر وہ نور اپنی چمک سے قلب کی صفائی پر پڑتا ہے اور منعکس ہوتا ہے بعدہٗ وہ نور چمک کر عالم عقل تک پہنچتا ہے اور معنوی اتصال کے ساتھ اس سے ہی متصل ہوتا ہے اور قلب کی وسعت پر جو عقل کا نور آتا ہے اس میں اس نور کا اثر ہوتا ہے تب اس انسان پر جو عین سِرّ[2] ہے عقل کا نور چمک اٹھتا ہے اس لئے وہ اس چیز کو دیکھتا ہے جس کی جگہ آنکھوں سے مخفی اور جس کا تصور فہموں کے لئے دقیق اور جس کے دیکھنے کی جگہ مستور ہے۔ [3]

ان کا ایک اور قول ہے کہ جب قلب درست ہوا تو وحی، اسرار، انوار و ملائکہ کی گذرگاہ بنا اور جب بگڑا تو ظلم اور شیاطین کا اڈہ بنا۔ [4]

ایک اور ارشاد ہے کہ جب بندہ احوال پر متمکن ہوا تو اللہ تعالیٰ کے محل کے قریب میں جا پہنچا اور اس کی ہمت ساتوں آسمانوں سے گذر گئی اور زمین اس کے پاؤں کی پازیب ہوگئی اور وہ حق جل وعلا کی صفت ہوگیا۔ [5]

شیخ جاگیرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی شخص کی بیعت نہ لی جب تک کہ اس کا نام اور یہ مضمون کہ وہ میری اولاد میں سے ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا نہ دیکھا۔ [6]

شیخ سوید سنجاریؒ جو بزرگان مشرق کے صدر نشینوں اور محققین میں سے ہے، فرماتے ہیں کہ آنکھیں تین قسم کی ہوا کرتی ہیں چشم بصر چشم بصیرت اور چشم روح۔ چشم بصر محسوسات کا ادراک کرتی ہے چشم بصیرت معنویات کا ادراک کرتی ہے اور چشم روح ملکوتیات کا۔ [7]

شیخ ابومحمد عبدالرحیم مغربیؒ جو جلیل القدر بزرگوں اور عارفوں میں سے صاحب کشف وکرامات تھے فرماتے ہیں کہ حیات یہ ہے کہ قلب کشف کے نور سے زندہ رہے اور حق کے اس راز کو پا جائے جس سے موجودات اپنے اطوار کے اختلاف کے ساتھ ظہور میں آئے۔ ان سے جب کوئی مشورہ لینے آتا تو یہ کہتے تھے کہ مجھے مہلت دو تاکہ میں اس کام کی نسبت جبریل علیہ السلام سے اجازت لے لوں۔ اس کے بعد وہ جبریل کے کہنے کے مطابق اس سائل سے کہتے اس کام کو کر یا نہ کر۔ [1]

شیخ ابومدین مغربی المعروف محی الدین ابن عربیؒ نے بھی فتوحات مکیہ میں کہا ہے فرماتے ہیں کہ پلک جھپکنے بھر حق تعالیٰ سے فراموشی خیانت ہے اور حق کے ساتھ حاضر رہنا جنت ہے اس سے غائب ہونا جہنم ہے اس سے نزدیک رہنا لذت ہے۔ اس سے دور رہنا حسرت ہے اس سے مانوس ہونا حیات ہے اور اس سے وحشت کرنا موت ہے۔ [2]

عارف باللہ شیخ سلہری ابراہیم دسوقی قرشیؒ کے اقوال معرفت میں سے ایک یہ ہے کہ: "اے میرے بچے! تم ساتویں صدی میں ہو جس کے اکثر آدمی سالک کی شریعت کو شریعت کے مخالف اور عشق کی حقیقت کو طریقت کی بدعت قرار دیتے ہیں۔ گویا انہوں نے کبھی اللہ کی بخشش اور اللہ کی مدد کے عطیوں اور ان کے خلاف عادت عجائبات کو جانا ہی نہیں ہے بلکہ اپنے لئے حال کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ بخشش کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور جس شخص کا ایسا اعتقاد ہو وہ اللہ تعالیٰ ہی پر اس کے فضل کی نسبت معترض ہے اور اعتراض سے اللہ تعالیٰ پناہ دے۔" [3]

اولیاء اللہ کے مراتب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "سن اے میرے بچے کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء ایسے تھے کہ نہ ان کو خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں وہ اللہ سے ملے ہوئے ہیں اور جو ولی اللہ تعالیٰ سے ملا ہوا ہے وہ اس طرح اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے سرگوشی کرتے تھے میں نے آسمان میں اپنے رب کا مشاہدہ کیا اور کرسی پر اس سے ہم کلام ہوا مجھکو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے پیدا کیا ہے" [4]

(باقی)

۱۔ الطبقات الکبریٰ ص۳۰۰ (ترجمہ) ۲۔ طبقات کبریٰ ص۲۹۸ (ترجمہ) ۳۔ ایضاً ص۳۳۱ ۴۔ طبقات کبریٰ شعرانی (ترجمہ اردو) ص۳۴۴، ص۳۴۵

۱۔ ایضاً ص۲۷۳ ۲۔ سِرّ صوفیا کی اصطلاح میں اس لطیفہ کو کہتے ہیں جو قلب میں اس طرح ہو جیسے روح بدن میں ہے ۳۔ طبقات کبریٰ شعرانی (ترجمہ) ص۲۷۵ ۴۔ ایضاً ص۲۷۶ ۵۔ ایضاً ص۲۷۷ ۶۔ ایضاً ص۲۸۸ ۷۔ ایضاً ص۲۹۳

رہیں گے سب جواں اللہ کے دامانِ رحمت میں

(حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا ایک ورق)

روایت ہے رسول اللہ سے یہ اک صحابی کی
کہ آئی آپ کی خدمت میں عورت ایک بوڑھی سی
کہا اس نے مرے آقا ہو تم پر جاں فدا میری
ذرا سن لیں یہ از راہِ کرم اک التجا میری
دعائے خاص میرے واسطے فرمائیں یہ حضرتؐ
بفضلِ ایزدی ہو جاؤں میں بھی داخلِ جنت
سوال اس کا رسولِ پاکؐ کو ایسا پسند آیا
کہ از راہِ ظرافت آپ نے یوں ہنس کے فرمایا
کوئی بڑھیا کبھی جنت میں داخل ہو نہیں سکتی
جو بوڑھی ہے، جواں حوروں میں شامل ہو نہیں سکتی
یہ سنتے ہی ہوئی افسردہ غمگین وہ بڑھیا
نہ سمجھی دل لگی اور خوش مزاجئ شہہِ بطحا
وہ سمجھی ہے بڑھاپا موجبِ محرومئ جنت
بڑھاپے کے سبب ہی سے یہ بگڑی ہے مری قسمت
غرض بڑھیا جو رشتہ میں رسولِ حق کی پھوپھی تھیں
صفیہؓ نام۔ عبدالمطلب کی نیک بیٹی تھیں
جواب اپنے بھتیجے کا وہ سن کر سخت گھبرائیں
غمِ محرومئ جنت سے آنکھیں ڈبڈبا آئیں
سراپا رحمتِ عالم نے جب یہ ماجرا دیکھا
تو فوراً آپ نے ہنستے ہوئے شفقت سے فرمایا
کہا جو کچھ ہے میں نے اس سے یہ مطلب نہیں ہرگز
کہ پائے گی نہ تو جنت میں گھر اپنا کہیں ہرگز
مرا مطلب تھا تو جائے گی جنت میں جواں ہو کر
مٹا دے گا خدا تیرا بڑھاپا مہرباں ہو کر
بڑھاپا دور ہو جائے گا ہر انساں کا جنت میں
رہیں گے سب جواں اللہ کے دامانِ رحمت میں

(محمد صدیق امرتسری ایم۔اے از نجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم مُصلح موعود کی مبارک تقریب پر مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے زیر انتظام مورخہ ۲۱/۲ بعد نماز ظہر بوقت ۲ بجے مسجد نور شاہراہ پہلوی میں جلسہ مصلح موعود زیر صدارت چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں قرآن کریم کی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم خواجہ عنایت اللہ صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور الہامی الفاظ" کے موضوع پر تقریر کی۔ ملک محمد شریف صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی تحریرات پیش کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو مصداق ثابت کیا۔ مکرم ملک عبد المغنی صاحب، مکرم میجر سید مقبول احمد صاحب، مکرم خواجہ عبد الغفار صاحب اور مولوی محمد اکبر افضل نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد مکرم مولوی دینی محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "خدا تعالیٰ کا ایک عظیم نشان" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ پیشگوئی اٹھارہ غیر معمولی نشانات پر مشتمل ہے اور قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور عظمت کا نشان ہے

اس کے بعد صدر جلسہ نے احباب جماعت کو پہلے سے بڑھ کر اخلاص اور قربانیوں اور جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی پرزور تلقین کی۔ اس جلسہ کے لئے ایک ہزار کی تعداد میں سبز ورق کا ایک اشتہار بھی شائع کر کے تقسیم کیا۔ جلسہ سوا تین گھنٹے جاری رہا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ)

اسلام آباد

۲۱ر فروری بروز اتوار ۱۰ بجے دن مسجد احمدیہ اسلام آباد میں یوم مصلح موعود کی تقاریب شروع ہوئیں پہلے ایک جلسہ زیر صدارت مکرم چوہدری عبد الحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم صاحب صدر نے پیشگوئی مصلح موعود پیش کرتے ہوئے اس کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور جلسہ کی غرض و غایت کی وضاحت فرمائی۔ مکرم ضیاء الحق صاحب ڈھاکہ والے نے حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقاریر کے اقتباسات پڑھ کر سنائے اور پیشگوئی کا پس منظر پیش فرمایا۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض و غایت اور خلافت ثانیہ میں سلسلہ عالیہ کی ترقیات پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ بعدہٗ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ اسلام آباد نے حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی

اس کے بعد تمام حاضر احباب جماعت کی دینی معلومات کا جائزہ لیا گیا۔ اطفال اور بچوں کے دینی معلومات، تلاوت قرآن پاک، حفظ قرآن پاک کے مقابلہ جات منعقد ہوئے اور اول اور دوم آنے والوں کو انعامات دینے کا فیصلہ ہوا۔ احباب جماعت کے ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے ایک بجے بعد دوپہر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقاریب اختتام پذیر ہوئیں

(خاکسار: نذیر احمد بھوٹیال
جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اسلام آباد)

چھور چک ۱۱/۷

مورخہ ۲۱/۲ کو زیر صدارت چوہدری محمد اکرم خان صاحب مسجد احمدیہ میں بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ تلاوت حافظ اسمٰعیل صاحب نے کی۔ نظم چوہدری عزیز احمد صاحب اور خاکسار نے پڑھی۔ چوہدری منظور احمد اور ماسٹر ممتاز احمد صاحب نے مضامین پڑھ کر سنائے۔ پیشگوئی کے الفاظ مسٹر سید علی صاحب ہاشمی نے پڑھے۔ خاکسار نے تقریر میں بیان کیا کہ مصلح موعود نے کس کس طریق سے تبلیغ کو جاری کیا ہے۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ بعدہٗ صاحب صدر نے دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا

خاکسار محمد ابراہیم شاد
جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ
چھور چک ۱۱/۷ ضلع شیخوپورہ

سعد اللہ پور

مسجد احمدیہ سعد اللہ پور میں یوم مصلح موعود کا جلسہ ۲۱/۲ بروز اتوار بعد نماز ظہر منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولوی غلام محمد پریذیڈنٹ نے کی۔ تلاوت صوفی محمد صدیق صاحب نے کی اور نظم نصیر احمد صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں ملک غلام مصطفےٰ صاحب نے مصلح موعود کی پیشگوئی پڑھ کر سنائی۔ حافظ غلام محمد صاحب معلم نے مصلح موعود کے متعلق سابقہ پیشگوئیاں پر تقریر کی۔ اس کے بعد پروفیسر منصور احمد صاحب نے پیشگوئی تین کو چار کرنے والا ہوگا کی تشریح کی۔ جلسہ ڈیڑھ گھنٹہ تک رہا۔

محبوب احمد قائد مجلس سعد اللہ پور
ضلع گجرات

چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائلپور

جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائلپور کے زیر انتظام جلسہ پیشگوئی مصلح موعود ۲۲ فروری بوقت دوپہر مسجد احمدیہ مقامی میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم چوہدری محمد الدین صاحب نے سرانجام دئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد "پیشگوئی مصلح موعود کے بعض درخشندہ پہلو" کے موضوع پر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ لیکچر دیا۔ جلسہ کی کارروائی کامل سکون اور پوری توجہ کے ساتھ سنی گئی۔ بالآخر دعا پر جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار: محمد اسماعیل
سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ ضلع لائلپور

باندھی

جماعت احمدیہ باندھی کا جلسہ مصلح موعود بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ باندھی میں زیر صدارت مکرم خان عبد المجید خان صاحب شروع ہوا۔ مکرم مولوی محمود احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔

حکیم نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ احمدیہ ضلع نوابشاہ نے پیشگوئی مصلح موعود میں بیان شدہ صفات مصلح موعود میں سے بعض پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور قریباً پون گھنٹہ تک حاضرین سے خطاب کیا اور دعا پر یہ جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ میں رحمان آباد اور باندھی کے احباب نے شرکت کی مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

خاکسار محمد اسلم صدر جماعت احمدیہ
باندھی

پشاور

جماعت احمدیہ پشاور نے یوم مصلح موعود پورے اہتمام سے منایا۔ ۲۱ فروری بروز اتوار مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں محترم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور کی صدارت میں شام ۴½ بجے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ شروع ہوا۔ جو چوہدری ناصر احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ میجر رفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ جن کا ترجمہ خاکسار نے کیا۔ ازاں بعد عزیزم میاں منصور محمود صاحب نے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا اور چوہدری ناصر احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے اور چوہدری نثار احمد صاحب نے پیشگوئی کا پس منظر بیان کیا اور میاں ظفر احمد صاحب نے سبز اشتہار کی اہمیت پر روشنی ڈالی میاں منور احمد صاحب اور منیر احمد صاحب بھٹی نے در ثمین سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے اور مرزا منظور احمد صاحب ایم اے پرنسپل گورنمنٹ کالج کوہاٹ نے پیشگوئی مصلح موعود کے بعض پہلوؤں پر تبصرہ کرتے ہوئے واضح کیا کہ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اصل اور حقیقی مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی ہیں۔ کیونکہ آپ ہی وہ پسر موعود ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صُلب سے بموجب وعدہ الٰہی ۹ سال کی میعاد کے اندر پیدا ہوئے اور پیشگوئی کی جملہ علامات پوری شان کے ساتھ حضرت المصلح الموعود کے وجود باجود میں پوری ہوئیں۔ اس کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کی الہامی عبارات اور خدا کی انکشافات کی روشنی میں اس خیال کی پرزور تردید کی کہ مصلح موعود نے تین یا چار صدیوں کے بعد ظاہر ہونا ہے اور بتایا کہ مصلح موعود کا ۹ سال کی الہامی میعاد کے اندر آپ ہی کے صلبی بیٹوں میں سے ہونا ضروری تھا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ولادت باسعادت پر آپ کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیا اور تفاؤل کے طور پر نام بھی بشیر الدین اور محمود رکھا۔ اور بعد میں کامل انکشاف پر صراحت سے اس کی تصدیق کر دی۔

آخر میں صدر جلسہ نے حضور المصلح الموعود کے انقلاب انگیز کارناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے خلافت ثالثہ کے مبارک دور کے بارے میں بعض الہامات پیش کئے اور دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

(خاکسار محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ پشاور)

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کی المناک وفات پر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی تعزیتی قرارداد

ممبران جماعت احمدیہ راولپنڈی نہایت حزین قلوب کے ساتھ اپنے ایک عزیز بھائی و عزیزہ بہن یعنی مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کے ۱۶/۲ کے حادثہ کار میں اچانک جاں بحق ہونے پر نہایت رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت مخلص۔ دعاگو۔ مستعد۔ غربا کے ہمدرد۔ ایثار و قربانی کا مجسمہ اور احمدیت کے شیدائی تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں صفت مہمان نوازی اور ملنساری سے بھی متصف فرمایا ہوا تھا۔ ایسا ہی ان کی بیگم صاحبہ بھی سلسلہ عالیہ کے ساتھ نہایت اعلیٰ اخلاص رکھتی تھیں۔ اور ہر دو نظام وصیت میں منسلک تھے۔

ہم تمام پسماندگان سے اظہار تعزیت اور ہمدردی کرتے ہیں۔ ان کے غم میں شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ نیز ان کے تمام لواحقین۔ خویش و اقارب کا حافظ اور ناصر ہو۔ انہیں صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کی اولاد کو اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور ان کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد عباس خان صاحب معرفت مکرم محمد الطاف خان صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ پشاور مسجد احمدیہ پشاور محلہ گلبادشاہ نے درخواست دی ہے کہ میری لڑکی کلثوم بیگم صاحبہ زوجہ غلام احمد صاحب کا انتقال ہو چکا ہے اور مرحومہ کے نام قطعہ ۱۲/۹ رقبہ ۱۲ مرلے ۸-۱ واقع محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ الاٹ ہے میرے علاوہ مرحومہ کے مندرجہ ذیل شرعی وارث ہیں۔ (۱) غلام احمد صاحب خاوند موصوفہ (۲) طاہر احمد پسر (۳) رشیدہ (۴) سلیمہ (۵) نصرت (۶) الفت دختران کلثوم بیگم صاحبہ مرحومہ۔ لہذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ بالا مرحومہ کے مذکورہ بالا وارثان کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا جائے۔ یعنی کلثوم بیگم کی جگہ ان کے ناموں کا اندراج کیا جائے اور انہیں مرحومہ کا حقیقی وارث مقرر کیا جاوے

لہذا بذریعہ اخبار الفضل ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو ان کے وارث مقرر کئے جانے پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء)

گمشدہ رسید بک خدام الاحمدیہ

قائد مجلس خدام الاحمدیہ شالامار ٹاؤن نے اطلاع دی ہے کہ رسید بک ۷۹۷۶ع جس کی چار رسیدیں استعمال ہو چکی ہیں گم ہو گئی ہے۔ لہذا خدام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس رسید بک پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کریں اور اگر کسی خادم کو اس بارہ میں علم ہو تو مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ یا قائد مجلس خدام الاحمدیہ شالامار ٹاؤن کو مطلع فرماویں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میرے ابا جان شیخ رفیع الدین احمد صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ کراچی ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ علاج معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ اب حالت زیادہ خراب ہے جو ہم سب کے لئے تشویش کا موجب ہے۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (خاکسارہ صادقہ منیر بلاک ۲-۲۷/۶-۲ پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی ۲۹)

۲۔ پتے میں پتھر علاوہ ہرنیا کی وجہ سے عاجزہ کے دو اپریشن مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۷۱ء کو سول ہسپتال کراچی میں سرجن فضل الٰہی صاحب نے کئے ہیں۔ اپریشن بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب رہے اور بحالی صحت کی رفتار بھی تسلی بخش ہے۔ تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ درد دل سے عاجزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ (بدرالنساء خاتم شیخ اسسٹنٹ نرسنگ سپرنٹنڈنٹ سول ہسپتال کراچی)

(۳) میرے ماموں کے برادر نسبتی مکرم نصیر احمد صاحب اسلام آباد میں بیمار ہیں گذشتہ چند ہفتوں سے حالت زیادہ تشویشناک ہو گئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (صالح محمد خان واقف زندگی حال راولپنڈی)

دور ثانی کے واقفین عارضی کے لئے تحریک دعا

۱۸۷۳ مکرم ناصر احمد صاحب صدیقی ربوہ
۱۸۷۴ " حبیب الرحمان صاحب "
۱۸۷۵ " شیخ خورشید محمد صاحب۔ لنگے ضلع گجرات
۱۸۷۶ " عبدالرشید یحییٰ صاحب ربوہ
۱۸۷۷ " مرزا محمد یوسف صاحب چک ۸ ایم بی سرگودھا
۱۸۷۸ " فضل دین صاحب چک ۱۲ ج ب ضلع لائل پور
۱۸۷۹ " محمد اسماعیل صاحب چک ۹/۷ ضلع شیخوپورہ
۱۸۸۰ " چوہدری غلام رسول صاحب بڈھا گورایہ ضلع سیالکوٹ
۱۸۸۱ " میاں محمد ابراہیم صاحب تلونڈی موسے والا ضلع گوجرانوالہ
۱۸۸۲ " چوہدری منظور احمد صاحب " " "
۱۸۸۳ " غلام نبی صاحب دوکاندار بھوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ
۱۸۸۴ " سید امین شاہ صاحب ڈرگ روڈ کراچی
۱۸۸۵ " محمد اکرم صاحب خورشید پی آئی اے کراچی
۱۸۸۶ " ملک ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب چوہڑا سنگھ ضلع شیخوپورہ
۱۸۸۷ " افتخار الدین صاحب قمر چک جھٹہ ضلع گوجرانوالہ
۱۸۸۸ " علی حیدر صاحب اپل لالیاں ضلع جھنگ
۱۸۹۰ " منور احمد صاحب طاہر چک ۱۶۲/۷-R ضلع بہاولنگر
۱۸۹۱ " عطا محمد صاحب قمر تترگڑی ضلع گوجرانوالہ
۱۸۹۲ " مبارک احمد صاحب ظفر " "
۱۸۹۳ " چوہدری عبدالحمید صاحب عرف بھاگے خاں منڈیکی گورایہ ضلع سیالکوٹ
۱۸۹۴ " میاں حبیب احمد صاحب آنبہ ضلع شیخوپورہ
۱۸۹۵ " مولوی عبدالحق صاحب کالیہ ضلع "
۱۸۹۶ " مولوی جلال الدین صاحب دھلراڈا ضلع گجرات
۱۸۹۷ " عبدالحمید صاحب مارٹن روڈ کراچی۔
۱۸۹۸ " خواجہ طاہر احمد صاحب نیو ٹاؤن کراچی
۱۸۹۹ " چوہدری حاجی فیض احمد صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
۱۹۰۰ " چوہدری پیر محمد صاحب " " "
۱۹۰۱ " رائے عبداللطیف صاحب کالیہ ضلع شیخوپورہ
۱۹۰۲ " عادل ایاز صاحب کھاریاں ضلع گجرات
۱۹۰۳ " محمد لطیف صاحب تاج جہانگیر روڈ کراچی
۱۹۰۴ " محمد صدیق صاحب " "
۱۹۰۵ " مرزا غلام مصطفےٰ صاحب گوجرہ ضلع لائل پور
۱۹۰۶ " محمد ظفراللہ صاحب اسلم ربوہ
۱۹۰۷ " مبشر احمد صاحب ربوہ
۱۹۰۸ " مبارک احمد صاحب طاہر ربوہ
۱۹۰۹ " شریف احمد صاحب دھوڑ دی کرونڈی ضلع خیرپور
۱۹۱۰ محمد احمد صاحب شاہد ربوہ
۱۹۱۱ " بشیر احمد صاحب ربتیاں چک ۵ ضلع شیخوپورہ
۱۹۱۲ " بشارت احمد صاحب کوٹ ملیاں ضلع سیالکوٹ
۱۹۱۳ " چوہدری پیر محمد صاحب اسلام آباد گوجرانوالہ شہر
۱۹۱۴ " مبارک احمد صاحب پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ
۱۹۱۵ " میاں عبداللطیف صاحب پشاور صدر
۱۹۱۶ " سردار خان صاحب جاوید ٹوپی ضلع مردان
۱۹۱۷ " چوہدری محمد شریف صاحب صادق آباد ضلع رحیم یار خاں
۱۹۱۸ " قریشی غلام سرور صاحب خانپور ضلع " "
۱۹۱۹ " ہدایت علی صاحب میو روڈ لاہور
۱۹۲۰ " چوہدری نور محمد صاحب چھینٹہ چک ۵/۱۱۳ ضلع ملتان
۱۹۲۱ " مشتاق احمد صاحب چاہ جیون سنگھ والا ضلع ملتان (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔

کراچی ۲ مارچ۔ ملک کی موجودہ سنگین صورتحال کے پیش نظر صدر یحییٰ خان نے قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا ہے جو انہوں نے ۳ مارچ کو ڈھاکہ میں طلب کیا تھا۔ صدر یحییٰ خان کے فیصلہ کا اعلان کل دوپہر بارہ بجکر پانچ منٹ پر ریڈیو پاکستان سے کیا گیا۔ صدر مملکت نے عوام سے وعدہ کیا کہ فضا سازگار ہوتے ہی قومی اسمبلی کا اجلاس دوبارہ بلایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں قومی اسمبلی کا اجلاس بادل نخواستہ ملتوی کر رہا ہوں۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ مغربی اور مشرقی پاکستان کے رہنماؤں کو مزید وقت دیا جائے تاکہ ان میں آئین سازی کے سلسلہ میں مفاہمت ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ آئین ایک عام قانون سے مختلف ہوتا ہے یہ مل جل کر رہنے کا ایک معاہدہ ہوتا ہے اس لئے صحت مند اور قابل عمل آئین بنانے کے لئے ضروری ہے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے عوام کو یہ احساس ہو کہ آئین سازی میں ان کا مناسب حصہ ہے صدر یحییٰ خان نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی کرنے کا فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ مغربی پاکستان کی ایک اکثریتی پارٹی پیپلز پارٹی اور بعض دوسری سیاسی جماعتوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ ۳ مارچ کو ہونے والے اجلاس میں شریک نہیں ہوں گے مزید براں بھارت نے ہوکشیدگی پیدا کر دی ہے اس سے صورت حال مزید سنگین ہو گئی ہے۔ صدر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ حسب سابق مکمل غیر جانبداری اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق مشرقی و مغربی پاکستان کے رہنماؤں کی مدد کرتے رہیں گے تاکہ ان میں مفاہمت ہو سکے انہوں نے سیاسی رہنماؤں اور عوام سے اپیل کی کہ وہ اس نازک مرحلہ میں صبر و تحمل اور رواداری کا مظاہرہ کریں۔

گورنر کی بجائے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیئے گئے

اسلام آباد ۔ ۲ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کے گورنروں کو ان صوبوں کا مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا گیا ہے وہ ان صوبوں کے سول سربراہ بھی ہوں گے۔ لیفٹیننٹ جنرل صاحبزادہ یعقوب خان جو مشرقی پاکستان کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بھی ہیں سول انتظامیہ کے سربراہ بھی ہوں گے مشرقی پاکستان کے گورنر وائس ایڈمرل ایس ایم احسن اب صوبے کے گورنر نہیں رہے۔

مسٹر جسٹس عبدالستار نے چیف الیکشن کمشنر کے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔

ڈھاکہ ۲ مارچ مسٹر جسٹس عبدالستار نے کل صبح مزید تین برس کے لئے چیف الیکشن کمشنر کے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ مشرقی پاکستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس بی اے صدیقی نے ان سے حلف لیا حلف اٹھانے کی رسم چیف جسٹس کے چیمبر میں ادا ہوئی۔ اس موقع پر الیکشن کمیشن کے ارکان اور سیکرٹری بھی موجود تھے۔ اس سے قبل مسٹر جسٹس عبدالستار اپنے فرائض کے علاوہ اگست ۱۹۶۹ء سے قائم مقام چیف الیکشن کمشنر کے فرائض بھی انجام دیتے تھے

اسرائیل کے جواب سے عربوں میں مایوسی

بیروت ۔ ۲ مارچ۔ مصری دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اسرائیل نے اقوام متحدہ کے مصالحت کنندہ ڈاکٹر گنر یارنگ کی تجاویز کا جو جواب ارسال کیا ہے اس نے مفاہمت کے عام راستے بند کر دیئے ہیں مشرق وسطیٰ کی خبر رساں ایجنسی نے ترجمان کے حوالے سے بتایا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ میں اقوام متحدہ کے مصالحت کنندہ کی تجاویز کے بارہ میں اسرائیل کے جواب کو واضح اور انکار قرار دیا جا رہا ہے۔

اسرائیل سے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائیگا

قاہرہ ۲ مارچ صدر انور سادات نے کہا ہے کہ مصر پر امن تصفیہ کے لئے کوشاں رہیگا لیکن بشرط ضرورت وہ اپنا سب کچھ لڑائی کی آگ میں جھونکنے سے گریز نہیں کرے گا۔ انور سادات کل قاہرہ میں فدائیوں کی ساری پارٹیوں کے اجلاس کا افتتاح کر رہے تھے۔ آپ نے کہا مصر یہ چاہتا ہے کہ اسرائیل سارے عرب علاقے خالی کر دے اور مہاجرین کے مطالبات کو منظور کرانے کے لئے مصر کو لڑنا پڑا تو وہ اس سے ہچکچائے گا نہیں مصر فلسطینی عربوں کے مفادات کو نظرانداز کر کے اسرائیل سے کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔

منیلا ۲ مارچ جنوبی کوٹاباٹو صوبہ میں پولیس اور مسلمان حریت پسندوں کے درمیان جھڑپوں میں سات افراد ہلاک ہو گئے

فاستبقوا الخیرات پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ بابت تحریک جدید میں فرمایا تھا:

"جو دوست وعدے لکھوانے میں سستی سے کام لے رہے ہیں وہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔"

چنانچہ ایک مثال سامنے آئی ہے۔ ایک جماعت کے صدر صاحب بڑی تاخیر سے وعدہ جات تحریک جدید ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: "خاکسار کا ارادہ تھا کہ وعدہ جات کے ساتھ ہی کچھ نقد ادائیگی بھی کر دی جائے۔ لہذا اسی انتظار میں آخری تاریخ ۱۴ فروری بھی گذر گئی۔"

اگر یہ صاحب فاستبقوا الخیرات پر عمل کرتے ہوئے اولین موقعہ پر اپنے امام ایدہ اللہ کے حضور وعدے بھجوا دیتے تو گو ادائیگی استطاعت کے وقت ہی ہوتی مگر وعدہ کے اولین ثواب سے محروم نہ رہتے۔

پس اصل برکت اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے بڑی مستعدی سے کام کیا جائے تاکہ بلاوجہ اُس ثواب سے بھی محروم نہ رہے جو ابتداء میں ہی حاصل کیا جا سکتا ہے جن جماعتوں کے وعدے ابھی تک مرکز میں نہیں پہنچے وہ فوراً اس طرف توجہ فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

وقف جدید کی تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس میں شرکت کا حق ادا کریں

وقف جدید کی تحریک جماعت میں استحکام اور تربیت اولاد کے سلسلے میں اولین درجہ رکھتی ہے اور ضرورت ہے کہ احباب میں سے ہر چھوٹا بڑا اس کی اہمیت کو سمجھے اور اس میں حصہ لے۔

۱۔ آپ چھ روپے سالانہ ادا کر کے اس میں اشمل ترین شرکت کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں

۲۔ آپ ایک معلم کے اخراجات کا پورا یا نصف یا ¼ حصہ برداشت کر کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پورا کر سکتے ہیں۔

۳۔ آپ اپنی اراضی کا ایک حصہ سلسلے کے نام پر وقف کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے اموال میں برکت سعادت جمع کر سکتے ہیں۔

تو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

میری بچی بعمر ۶ سال تقریباً بیس روز سے بیمار چلی آ رہی ہے اور آٹھ روز سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے بخار اور پیٹ درد کی شکایت ہے۔ جملہ احباب جماعت سے بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ محمود احمد سعید ربوہ)

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت
اور صفائی کے لئے
بہترین سرمہ
جو مفید جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے
بچوں بڑوں سب کے لئے مفید ہے۔
قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سرمہ خورشید
ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار
سرمہ
آنکھوں کی ہرقسم امراض، خارش
پانی بہنا۔ موتیا بند۔ ککرے
وغیرہ کے لئے
لاجواب تحفہ
قیمت فی شیشی پچھتر پیسے

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۲۸

زدجام عشق اعصاب اور پٹھوں کیلئے لاجواب تحفہ نیز مردانہ طاقت میں بے مثال ہیں۔ ایک ماہ کورس کی گولی ۲۰ روپے دواخانہ خدمت خلق ربوہ

یتامیٰ کی خبرگیری اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کے متعلق ایک نہایت اہم قرآنی ہدایت

قرآن کریم کہتا ہے کہ تم ہر بات میں ان کی اصلاح کو مدِّنظر رکھو اور درمیانی راہ اختیار کرو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یتامیٰ کے متعلق آج دنیا میں بڑا ظلم ہو رہا ہے یا تو ان پر حد سے زیادہ سختی کی جاتی ہے اور یا پھر حد سے زیادہ پیار کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ بگڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ نہ ان پر زیادہ سختی کرنی چاہیئے اور نہ اتنا پیار کرنا چاہیئے کہ خواہ وہ کچھ کریں یہ کہہ دیا جائے کہ اسے کچھ نہیں کہنا۔ اس کا باپ مرا ہوا ہے۔ عام طور پر لوگ ان کو لاوارث پاکر یا تو حد سے زیادہ سختی کرتے ہیں یا پھر حد سے زیادہ نرمی۔ لوگ جھوٹے رحم سے کام لے کر انہیں کچھ نہیں کہتے اور اس طرح وہ بچے جو یتیم رہ جاتے ہیں بگڑ جاتے ہیں اور ان کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ تم ہر بات میں ان کی اصلاح کو مدِّنظر رکھو اور درمیانی راہ اختیار کرو۔ قرآن کریم میں ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالےٰ یتامیٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو ان کی طرف توجہ نہیں کرتے انہیں یہ تو سوچنا چاہیئے کہ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ خود مر جائیں اور اپنے بچوں کو یتیم چھوڑ جائیں (سورہ نساء آیت ۱۰) اس رنگ میں اللہ تعالےٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ یتامیٰ کی پرورش اور نگہداشت ایک اہم ترین فرض ہے۔ لوگ اگر مرنے سے ڈرتے ہیں تو محض اس وجہ سے کہ وہ دیکھتے ہیں فلاں شخص مر گیا۔ اور اس کے بچے دربدر بھیک مانگتے پھر رہے ہیں یا ان بچوں کو کسی نے ملازم رکھ لیا ہے تو وہ بات بات پر ان کو بوٹ سے ٹھوکریں مارتا اور ان کے منہ پر تھپڑ رسید کرتا ہے وہ روتے ہیں اور چیختے ہیں چلاتے ہیں مگر ان کی آہ وزاری کسی کے دل پر کوئی اثر نہیں کرتی۔ یہ حالات دیکھ کر وہ بھی موت سے گھبراتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اگر میں مر گیا تو میرے بچوں کے ساتھ بھی لوگ ایسا ہی سلوک کریں گے۔ لیکن اگر قومی کیریکٹر ایسا اعلےٰ درجہ کا بن جائے کہ جب کوئی شخص مرے تو اس کے بچوں کے متعلق ساری قوم میں ایک زبردست جذبہ اخوت پیدا ہو جائے اور ہر شخص کہے کہ ان بچوں کو میرے سپرد کیا جائے۔ میں اپنے بچوں کی طرح ان کی پرورش کروں گا تو موت کا ڈر ہر شخص کے دل سے نکل جائے اور وہ سمجھنے لگ جائے کہ اگر میں مر گیا تب بھی میری قوم کے افراد ایسے اچھے ہیں کہ وہ میرے بچوں کی میری طرح ہی خبرگیری کریں گے۔ اور انہیں ٹھڈوں اور بوٹ کی ٹھوکروں کا نشانہ نہیں بنائیں گے۔ پس یتامیٰ کی خبرگیری اور بیواؤں سے حسن سلوک یہ دو ایسی چیزیں ہیں جو قوم میں جرأت اور بہادری پیدا کر دیتی ہیں۔ اگر یہ چیز قوم میں موجود نہ ہو بلکہ اس کے برعکس اس کے افراد کا نمونہ یہ ہو کہ وہ یتامیٰ کو نوکر رکھتے ہوں مگر ملازم بنا کر بلکہ ملازموں سے بھی بدتر حالت میں اور وہ ذرا ذرا سی بات پر ان کو تھپڑ مارنے کے لئے تیار ہو جاتے ہوں تو کون شخص ہے جس کا مرنے کو دل چاہے گا۔ ہر شخص ڈرے گا۔ ہر شخص موت سے گھبرائے گا اور سمجھے گا کہ میری موت میرے بچوں کی موت ہے میری موت میری بیوی کی موت ہے میں مروں تو کس طرح اور جان دوں تو کیوں۔ پس ضروری ہے کہ ساری قوم کا یہ کیریکٹر بن جائے کہ جب کوئی شخص فوت ہو تو یہ سوال نہ ہو کہ کون اس کے بچوں کی پرورش کرے گا۔ بلکہ لوگ خود دوڑتے ہوئے جائیں اور ان بچوں کو اپنے سینہ سے لگاتے ہوئے اپنے گھروں میں لے آئیں اور اپنے بچوں کی طرح بلکہ اپنے بچوں سے بھی بڑھ کر ان سے محبت اور پیار اور نرمی اور شفقت کا سلوک کریں"

(تفسیر سورہ البقرہ صفحہ ۴۹۶)

درخواست دعا

میری خالہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ دو سال سے گردے کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(طاہرہ سعید۔ اسلام آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہیز کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ہدایت

گزشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت میں یہ ارشاد فرمایا کہ:

"اصل بات یہ ہے کہ تکلفات کا جہیز نہیں ہونا چاہیئے ضرورت کی چیزیں دینی چاہئیں اور جتنی توفیق ہو بار ڈالے بغیر، نمائش کئے بغیر، دوسرے بچوں کے حقوق تلف کئے بغیر اسراف کئے بغیر جتنی طاقت ہے جہیز دو۔"

(ناظر اصلاح وارشاد)

ربوہ سے

ماہنامہ

خورشید حکمت کا اجراء

دوستوں کو یہ خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ ربوہ سے طبی رسالہ خورشید حکمت اسی ماہ جاری ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

یہ رسالہ خورشید یونانی دواخانہ کے زیر انتظام شائع ہوگا

اطباء کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی معلومات رسالہ میں طباعت کے لئے بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

حکیم خورشید احمد

ایڈیٹر رسالہ خورشید حکمت ربوہ

وقف جدید کے بقایاجات ۱۹۷۰ء کی وصولی سے معیّن طور پر مطلع فرماویں

بعض جماعتیں اور افراد بھی وقف جدید کے سالِ رواں کے لئے اپنا چندہ بھیج رہے ہیں مگر یہ واضح نہیں ہوتا۔ کہ جو رقوم انہوں نے ارسال کی ہیں۔ ان میں بقایاجات ۱۹۷۰ء کی کتنی رقم ہے اور سالِ رواں یعنی ۱۹۷۱ء کے چندے کی کتنی رقم ہے!

حساب اور اندراجات کی درستی کے لئے یہ از حد ضروری ہے کہ رقم بھیجتے وقت خاص طور پر یہ تعیین کی جاوے۔ کہ اس میں بالغان اور اطفال کی کتنی رقم ہے اور نئے سال کا کتنا چندہ ہے اور گزشتہ سال کا کتنا چندہ!

امید ہے سیکرٹری صاحبان مال اور دیگر عہدیداران حضرات اس کا خاص خیال رکھیں گے۔ (ناظم مال وقف جدید)

ضرورت سٹور کیپر

شعبہ فزکس تعلیم الاسلام کالج میں ایک سٹور کیپر کی فوری ضرورت ہے۔ ابتدائی گریڈ ۱۰۵ روپیہ ہوگا۔

محنتی اور دیانتدار امیدوار فوری طور پر زیر دستخطی سے رابطہ قائم کریں۔ ٹائپ جاننے والے امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۲